

دستگاہ : قدرت . قوت ۔

شرح : عاجزوں کے لیے فخر کا سامان بہم پہنچانے کا ذمہ دار ان کا دلولہ شوق اور جذبہ عشق ہے ۔ اسی کی بدولت وہ درجہ کمال پر پہنچ جاتے ہیں ، یہاں تک کہ ذرے میں صحرا کی سی وسعت و قدرت پیدا ہو جاتی اور قطرہ دریا کے جوش و خروش کا رنگ اختیار کر لیتا ہے ۔

یہ شعر ایک ایسی حقیقت کا آئینہ دار ہے ، جس سے کسی کو اختلاف ہو ہی نہیں سکتا ۔ اس دنیا کی زندگی میں کوئی شے بجائے خود نہ اعلیٰ ہے نہ ادنیٰ ، نہ معزز ہے ، نہ حقیر ، صرف جذبہ عشق کی بنا پر جو عمل و حرکت کا سرچشمہ اور سرمایہ ہے ، ہر شے کی قدر و قیمت اور ہر وجود کا درجہ رفعت و پستی متعین ہوتا ہے ۔ چھوٹی سے چھوٹی ، حقیر سے حقیر اور بے حقیقت سے بے حقیقت شے کو بھی جذبہ عشق و عمل اتنی بلندی عطا کر سکتا ہے کہ اس سے زیادہ بلندی کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا ۔ یعنی ذرہ صحرا بن جاتا ہے ، جو اس کے لیے منتہائے کمال ہے اور قطرہ دریا کی صورت اختیار کر سکتا ہے ، جو اس کے لیے ترقی کی معراج ہے ۔ گویا نظر وجود کی ظاہری حیثیت پر نہیں ، بلکہ اس کے جذبہ عشق و عمل پر مبنی چاہیے ۔ اسی طرح انسان جذبہ عشق و عمل کی بنا پر ترقی کرتے کرتے اشرفیت کا وہ مقام حاصل کر سکتا ہے ، جو باری تعالیٰ نے پہلے سے اس کے لیے مقرر کر رکھا ہے اور جس کی وجہ سے آدم کو پوری مخلوقات پر کرامت و فضیلت بخشی گئی ۔

۴۔ شرح : اطمینان و دلجمعی کا دور ختم ہو گیا ۔ اب تو یہ کیفیت ہے کہ میں ہوں اور میرا دل ، جو وحشت میں ڈوبا ہوا ہے اور آفت و مصیبت کا پرکالہ بن کر میرے لیے وبال جاں ہو گیا ہے ۔ اس کا حال کیا بیان کروں ؟ عافیت اور راحت و آسائش سے اسے دشمنی ہے ، آوارگی اور بے مقصد گردش سے اسے خاص دل بستگی ہے ۔